بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ اول

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم: ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کچھ ترجمہ کے بارے میں

* کتاب کا ترجمہ عربی پڑھنے والے طلبہ و طالبات کی آسانی کے لیے کیا گیا ہے تاکہ وہ استاذ سے پہلے اگر اس ترجمہ کو دیکھ لیں تو انھیں دقت نہ ہو، اور اگر کتاب سامنے رکھ کر ہر عربی فقرہ کا ترجمہ دیکھتے جائیں تو بھی تکلیف نہ ہو۔ اگر کوئی صاحب نبیوں کے قصے کے طور پر اسے پڑھیں گے تو بھی انشاء اللہ محظوظ ہوں گے۔ اور ان قصوں کو نہایت دلچسپ پائیں گے

* اس کتاب کے مؤلف عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم دین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہم ہیں، جنھیں اللہ تعالےٰ نے علم و عمل کی دولت کے ساتھ "سوزِ دروں" بھی بخشا ہے، اور یہ "سوزِ دروں" ان کی ہر کتاب کا "مابہ الامتیاز" ہے انھوں نے یہ کتاب دراصل اپنے بھتیجے محمد الحسنی کے لیے لکھی تھی اور یہ دوسرے بچوں کی خوش قسمتی تھی کہ ان کی وجہ سے یہ کتاب ان کے ہاتھ لگی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے یہ بہت ہی مفید کتاب ہے۔ بچے اس سے عربی سیکھنے کے ساتھ ایمان و یقین کی دولت سے بھی یقیناً مالا مال ہوں گے۔ میں نے مؤلف کی اس کتاب کو ترجمہ کے لیے اسی وجہ سے منتخب کیا کہ ہمارے مسلمان طلبہ و

طالبات عربی سیکھنے کی خاطر اور ویسے بھی اگر اس کتاب کو پڑھیں گے تو اس سے ان کا ایمان تازہ ہوگا۔

* مؤلف جگہ جگہ موقع و محل کی مناسبت سے قرآنی آیات لائے ہیں، اور یہ آیات بین القوسین ہیں، قرآنی آیات کا ترجمہ زیادہ تر حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ترجمۂ قرآن مجید سے لیا گیا ہے، ترجمہ کے ساتھ آیات کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔
* ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ کتاب کتنی بھی آسان ہو ترجمہ اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ عمدہ ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ عبارت میں سے کوئی لفظ چھوٹے بھی نہیں، اور کلام کا زور اسی طرح قائم بھی رہے۔ میں نے اس مقصد کو پانے کے لیے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ قارئین مطالعہ کے دوران اس حقیقت کو پالیں گے۔
* یہ کام مجھ سے میرے اللہ نے کرادیا، اگر اس کی توفیق شاملِ حال نہ ہوتی تو کبھی یہ مکمل نہ ہوسکتا۔ اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

فیوض الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مقدّمہ

پیارے بھتیجے[1] ! میں تمھیں اور تمھارے ہم عمر بچوں کو قصوں اور کہانیوں کا حریص دیکھتا ہوں تم یہ قصے بڑے شوق سے سنتے اور بڑی رغبت اور توجہ سے پڑھتے ہو، لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں تمھارے ہاتھ میں بلبلوں، کتوں، شیروں بھیڑیوں، بندروں اور ریچھوں کی کہانیاں دیکھتا ہوں ہمارے ہاں انہی کا رواج ہے یہی وجہ ہے کہ تم یہ چیزیں مطبوعہ شکل میں دیکھتے ہو اور تم نے عربی زبان سیکھنے کی ابتداء کی ہے اس لیے کہ یہ قرآن، رسولؐ اور دین کی زبان ہے اور اس کے پڑھنے میں تجھے بلا کا شوق ہے، لیکن مقامِ افسوس ہے کہ تمھیں تمھاری عمر کے لحاظ سے، عربی قصے سوائے حیوانات، من گھڑت کہانیوں، افسانوں اور خرافات کے نہیں ملیں گے میں نے مناسب سمجھا کہ تمھاری خاطر اور تمھارے جیسے دوسرے مسلمان بچوں کے لیے نبیوںؑ اور رسولوںؑ کے قصے۔ آسان اسلوب میں لکھوں جو تمھاری عمر اور ذوق کے موافق ہوں پس میں نے ایسا ہی کیا ہے اور بچوں کے لیے نبیوں کے قصوں کی یہ پہلی کتاب ہے جو میں تمھیں ہدیۃً پیش کرتا ہوں۔

---

[1] یہ ڈاکٹر عبدالعلی الحسنی کے بیٹے اور مؤلف کے بھتیجے "محمد ثانی" اور "محمد اللہ" تھے جنھیں عربی پر دسترس حاصل ہے وہ ماہنامہ "البعث الاسلامی" کے مدیر ہیں جو لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے۔

میں نے اس میں بچوں کی نفسیات اور اسلوب کا خیال رکھا ہے، پس میں نے جملوں اور کلموں کے تکرار اور آسان الفاظ اور قصہ کے پھیلاؤ کو پیشِ نظر رکھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ چھوٹی سی کتاب عربی پڑھنے والے بچوں کے لیے پہلی کتاب ہوگی جسے وہ اپنے اسکولوں میں پڑھیں گے۔ میں جلد ہی تمھیں نبیوں کے قصوں کا اور تحفہ بھی دوں گا جو عمدہ، دلچسپ، واضح، آسان، ہلکا پھلکا اور خوبصورت ہوگا۔ اور اس میں کوئی بات جھوٹی نہیں ہوگی۔

اے محمد! اللہ تمھاری وجہ سے تمھارے ماں باپ، چچا اور اسلام کی آنکھ ٹھنڈی کرے اور تمھاری وجہ سے اس گھر اور مسلمانوں پر تمھارے آباء و اجداد کی برکتیں واپس لائے۔

(علی الحسنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بتوں کو کس نے توڑا؟

۱۔ بت فروش

بہت بہت پہلے کی بات ہے، ایک بستی میں ایک بہت مشہور آدمی تھا، اس آدمی کا نام آزر تھا اور آزر بت فروش تھا اور اس بستی میں ایک بہت بڑا گھر تھا اور اس گھر میں بہت بت تھے اور لوگ ان بتوں کو سجدہ کرتے تھے اور آزر بھی ان بتوں کو سجدہ کرتا تھا، اور آزر ان بتوں کی عبادت کرتا تھا۔

۲ ۔ آزر کا بیٹا

آزر کا ایک بہت ہی شریف لڑکا تھا اُن کا نام ابراہیمؑ تھا۔ ابراہیمؑ لوگوں کو بتوں کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور وہ لوگوں کو بتوں کی عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔

ابراہیمؑ خوب جانتے تھے کہ یہ بت پتھر ہیں اور یہ بولتے سنتے نہیں،

اور یہ بھی جانتے تھے کہ یہ بت نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان اور وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ مکھی بتوں پر بیٹھ جاتی ہے اور وہ اسے ہٹا نہیں سکتے اور دیکھتے تھے کہ چوہا بتوں کا کھانا کھاتا رہتا ہے وہ اسے منع نہیں کرتے اور ابراہیمؑ اپنے جی میں کہتے تھے "لوگ بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں"؟ اور ابراہیمؑ اپنے آپ سے سوال کرتے تھے "لوگ بتوں سے مانگتے کیوں ہیں؟

٣ - ابراہیمؑ کی نصیحت

اور ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے تھے ابا جی! آپ ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ ان بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ ان بتوں سے کیوں مانگتے ہیں؟ بیشک یہ بت بولتے سنتے نہیں اور نہ یہ نفع نقصان دیتے ہیں اور کس لیے کھانا پینا ان کے لیے رکھا جاتا ہے؟ اور پکی بات ہے ابو! یہ بت کھاتے پیتے نہیں اور آزر کو غصہ آجاتا تھا مگر سمجھتے نہیں تھے اور ابراہیمؑ اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے اور لوگ بھی غضبناک ہوتے اور سمجھتے نہ تھے۔ ابراہیمؑ نے کہا جب لوگ چلے جائیں گے تو میں بتوں کو توڑ دوں گا پھر انھیں صحیح سمجھ آئے گی۔

٤ - ابراہیمؑ بُت توڑتے ہیں

اور عید آگئی اور لوگ خوش ہوئے، لوگ اور بچے عید کے لیے

نکلے اور ابراہیم کے والد بھی نکلے اور انھوں نے ابراہیمؑ سے کہا "کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے"؟ ابراہیمؑ نے کہا "میری طبیعت ناساز ہے" لوگ چلے گئے اور ابراہیمؑ گھر پہ رہ گئے، ابراہیم بتوں کے پاس آئے اور اُن سے کہا "بولتے کیوں نہیں؟ سنتے کیوں نہیں؟ یہ کھانا ہے، یہ پینا ہے۔ کیوں نہیں کھاتے؟ کیوں نہیں پیتے"؟ اور بت خاموش رہے۔ اس لیے کہ پتھر تھے اور پتھر نہیں بولتے، ابراہیمؑ نے کہا "تمھیں کیا ہوگیا ہے کیوں نہیں بولتے ہو"؟ بت خاموش رہے اور نہ بولے۔ اس وقت ابراہیمؑ کو غصہ آگیا اور انھوں نے کلہاڑا لے لیا اور کلہاڑے سے بتوں کو مارا، اور توڑ پھوڑ دیا۔ اور ابراہیمؑ نے سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اُس کی گردن میں لٹکا دیا۔

۵ — یہ کس نے کیا؟

لوگ واپس آئے اور بت خانہ میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے بتوں کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا کہ وہ عید کا دن تھا، لیکن لوگ تعجب میں آگئے اور ڈر گئے، لوگوں نے افسوس کیا اور غضبناک ہوئے، انھوں نے کہا "ہمارے بتوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے"؟ انھوں نے کہا "ہم نے ایک جوان کے بارے میں سنا ہے جوان کا ذکر کرتا رہتا ہے، اُسے ابراہیمؑ کہتے ہیں"۔

انھوں نے کہا "اے ابراہیم! ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک تم نے کیا ہے؟

ابراہیمؑ نے کہا "یہ تو ان کے بڑے نے کیا ہے انہی سے پوچھ لو۔ اگر بولتے ہیں"، لوگوں کو پتہ تھا کہ بت پتھر ہیں اور وہ جانتے تھے کہ پتھر نہ سنتے ہیں نہ بولتے۔ اور وہ یہ بھی جانتے تھے ۔ کہ بڑا بت بھی تو پتھر ہے اور سب سے بڑا بت چل پھر نہیں سکتا اور وہ بتوں کو توڑ نہیں سکتا انھوں نے ابراہیمؑ سے کہا: "تو خوب جانتا ہے کہ بت بولتے نہیں" ابراہیمؑ نے کہا "پھر تم بتوں کی عبادت کیسے کرتے ہو جبکہ یہ نقصان دیتے ہیں نہ فائدہ؟ اور تم ان سے کیسے مانگتے ہو جبکہ یہ بولتے سنتے نہیں؟ تم سمجھتے کچھ بھی نہیں؟ تمھیں عقل نہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے اور شرمندہ ہوئے۔

۶ - ٹھنڈی آگ

لوگ جمع ہوئے اور انھوں نے کہا "ہم کیا کریں؟ ابراہیم نے بتوں کو توڑا ہے اور ان کو ذلیل کیا ہے"! اور لوگوں نے پوچھا "ابراہیم کی سزا کیا ہو؟ اس کا بدلہ کیا ہو؟" جواب یہ تھا "اسے آگ میں جلا دو۔ اپنے بتوں کی مدد کرو" اور یہی ہوا۔ انھوں نے آگ جلائی اور اس میں ابراہیم کو پھینک دیا، لیکن اللہ نے ابراہیمؑ کی مدد کی اور آگ سے کہا "اے آگ! ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا" اور ایسا ہی ہوا آگ ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی اور لوگوں نے دیکھا کہ آگ ابراہیمؑ کو کوئی تکلیف نہیں دے رہی اور لوگوں نے دیکھا کہ ابراہیم بہت خوش ہیں اور صحیح سالم ہیں، لوگ سخت حیران ہوئے۔

۷۔ میرا رب کون ہے؟

اور ایک رات ابراہیمؑ نے ایک ستارا دیکھا، کہا: یہ میرا رب ہے اور جب ستارہ غائب ہو گیا، ابراہیمؑ نے کہا "نہیں یہ میرا رب نہیں اور ابراہیمؑ نے چاند دیکھا اور کہا " یہ میرا رب ہے"، اور جب چاند غائب ہو گیا تو ابراہیم نے کہا "نہیں! یہ میرا رب نہیں"، اور سورج نکلا، ابراہیمؑ نے کہا " یہ میرا رب ہے، یہ بہت بڑا ہے" اور جب رات کو سورج بھی غائب ہو گیا۔ ابراہیمؑ نے کہا "نہیں! یہ میرا رب نہیں"۔ بیشک اللہ زندۂ جاوید ہے۔ مرے گا نہیں وہ باقی رہنے والا ہے غائب نہیں ہوتا۔ بیشک اللہ طاقتور ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ ستارہ کمزور ہے اس پر صبح غالب آجاتی ہے چاند کمزور ہے کہ اس پر سورج غالب آجاتا ہے اور سورج کمزور ہے کہ اس پر رات غالب آجاتی ہے اور اس پر بادل غالب آجاتا ہے۔ اور ستارہ میری مدد نہیں کر سکتا کہ وہ خود کمزور ہے اور چاند میری مدد نہیں کر سکتا کہ وہ خود کمزور ہے اور سورج میری مدد نہیں کر سکتا کہ وہ خود کمزور ہے۔ میری مدد تو اللہ کرتا ہے اور کرے گا اس لیے کہ وہ زندۂ جاوید ہے، باقی ہے، غائب نہیں ہوتا اور طاقتور ہے۔ اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔

۸۔ میرا رب اللہ ہے

ابراہیمؑ نے جان لیا کہ اللہ ہی ان کا رب ہے۔ اس لیے کہ وہ زندہ

ہے مرتا نہیں اور نہ مرے گا، باقی ہے، غائب نہیں، طاقتور ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی اور ابراہیمؑ نے جان لیا کہ اللہ ستارے کا رب ہے، اور اللہ چاند کا رب ہے اور اللہ سورج کا رب ہے اور بلاشبہ وہ جہانوں کا رب ہے۔

اللہ نے ابراہیمؑ کو ہدایت دی اور انھیں اپنا نبی اور خلیل (دوست) بنایا اور ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو دین کی دعوت دیں اور بتوں کی عبادت سے روکیں۔

۹ - ابراہیمؑ کی دعوت

ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور انھیں بتوں کی پرستش سے روکا، ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا "تم کیا عبادت کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ" ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں"، ابراہیمؑ نے کہا "کیا جب تم انھیں پکارتے ہو وہ تمھاری سنتے ہیں؟ یا وہ تمھیں کوئی فائدہ یا نقصان دیتے ہیں؟" انھوں نے کہا "ہم نے اپنے اباؤ اجداد کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے" ابراہیم نے کہا "میں ان بتوں کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں تو ان بتوں کا دشمن ہوں" میں جہانوں کے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کروں گا۔ جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے ہدایت دیتا ہے اور وہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے وہی مجھے مارتا اور زندہ کرتا ہے اور کرے گا۔"

بت نہ پیدا کرتے ہیں اور نہ ہدایت دیتے ہیں، یہ کسی کو کھلاتے

ہیں نہ پلاتے اور جب کوئی بیمار ہو جائے تو یہ شفا نہیں دیتے اور یہ کسی کو مارتے ہیں نہ جِلاتے۔

۱۰۔ بادشاہ کے رُوبرُو

شہر میں ایک بڑا بادشاہ تھا اور بہت ظالم تھا اور لوگ بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے۔ بادشاہ نے سُنا کہ ابراہیمؑ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے، بادشاہ غضبناک ہوا اور اس نے ابراہیمؑ کو بلا بھیجا، ابراہیمؑ آئے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ بادشاہ نے کہا "ابراہیمؑ! تمھارا رب کون ہے؟" ابراہیمؑ نے کہا "میرا رب اللہ ہے"، بادشاہ نے کہا "اللہ کون ہے، ابراہیم؟" ابراہیمؑ نے جواب دیا "وہ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے"، بادشاہ نے کہا "میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں"۔ بادشاہ نے ایک آدمی کو بلایا اور اُسے قتل کر دیا اور ایک دوسرے آدمی کو بلایا اور اُسے چھوڑ دیا اور کہا کہ میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں، میں نے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ بادشاہ بڑا غبی اور کند ذہن تھا، اور ہر مشرک ایسا ہی ہوتا ہے۔ ابراہیمؑ نے ارادہ کیا کہ بادشاہ اور اس کی قوم کو سمجھائیں، ابراہیمؑ نے بادشاہ سے کہا "بیشک میرا اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اُسے مغرب سے لے آ"، بادشاہ سخت حیران ہوا، اور خاموش ہو گیا، بادشاہ شرمندہ ہوا اور لاجواب ہو گیا۔

۱۱ - والد کو دعوت

اور ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دعوت دینے کا بھی ارادہ کیا اور ان سے کہا - اے ابّا جی ! جو سنتے دیکھتے نہیں، آپ ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں ؟" اور جو فائدہ اور نقصان نہیں دیتے ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں ؟" اے ابّا جی ! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں"۔ اے ابّا جی ! آپ رحمان کی عبادت کریں - ابراہیمؑ کے والد برہم ہو گئے اور کہا " میں تجھے ماروں گا، مجھے چھوڑ دے اور کچھ نہ کہے، ابراہیمؑ بہت ہی حلیم اور بردبار تھے ، اپنے والد سے کہا " آپ پر سلامتی ہو" اور کہا کہ میں یہاں سے جاتا ہوں اور اپنے رب کو پکاروں گا - ابراہیمؑ کو بہت افسوس ہوا اور انھوں نے کسی دوسرے شہر جانے کا ارادہ کر لیا، کہ وہاں اپنے رب کی عبادت کریں اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں -

۱۲ - مکہ کی طرف

ابراہیمؑ کی قوم ، بادشاہ اور والد سب ناراض ہو گئے اور ابراہیمؑ نے کسی دوسرے شہر جانے ، اللہ کی عبادت کرنے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے کا ارادہ کر لیا ابراہیمؑ اپنے شہر (ملک) سے نکلے اور اپنے والد کو الوداع کہا - ابراہیمؑ نے مکہ کا قصد کیا ، ان کے ساتھ ان کی اہلیہ ہاجرہ تھیں - مکہ میں نہ چارہ تھا نہ درخت ، اس میں نہ کنواں تھا نہ کوئی

نہر، مکہ میں نہ حیوان تھے نہ انسان، ابراہیمؑ مکہ پہنچے اور اس میں اترے ابراہیمؑ نے اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل کو وہاں چھوڑا اور جب ابراہیمؑ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو ان کی بیوی ہاجرہ نے کہا۔ حضور! کہاں کا ارادہ ہے؟ کیا آپ مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ یہاں نہ پانی ہے اور نہ کھانا"۔ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے"؟ ابراہیمؑ نے کہا "ہاں"، ہاجرہ نے کہا "پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا"۔

۱۳- زمزم کا کنواں

ایک مرتبہ اسماعیل کو پیاس لگی، ان کی والدہ نے انھیں پانی پلانا چاہا مگر پانی کہاں؟ مکہ میں کوئی کنواں نہ تھا اور نہ کوئی دریا اور نہر، ہاجرہ پانی کی تلاش میں تھیں اور "صفا" پہاڑی سے "مروہ" تک اور "مروہ" سے "صفا" تک دوڑتی تھیں، اللہ نے ہاجرہ کی مدد کی اور اسماعیل کی مدد کی اور ان دونوں کے لیے پانی پیدا کیا اور پانی زمین سے نکلا، اسماعیل اور ہاجرہ نے پیا، پانی "زمزم" کے کنویں کی صورت میں باقی رہا۔ اللہ نے زمزم کو بڑی برکت دی اور یہ وہی کنواں ہے جس سے لوگ حج میں پیتے ہیں۔ اور "زمزم" لے کر اپنے اپنے ملکوں کو جاتے ہیں۔ کیا تو نے "زمزم" پیا ہے؟

۱۴- ابراہیمؑ کا خواب

ابراہیمؑ مدت کے بعد مکہ واپس آئے، اسماعیلؑ اور ہاجرہؓ سے ملے،

ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسماعیلؑ سے خوش ہوئے۔ اسماعیلؑ چھوٹے لڑکے تھے، دوڑتے، کھیلتے اور والد کے ساتھ نکلتے تھے، ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایک رات ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اسماعیلؑ کو ذبح کرتے ہیں، اور ابراہیمؑ سچے نبی تھے، ان کا خواب سچا خواب تھا اور ابراہیمؑ اللہ کے دوست تھے۔ انھوں نے ارادہ کیا کہ جس چیز کا انھیں خواب میں اللہ نے حکم دیا ہے کر گزریں۔ ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ سے کہا "بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمھیں ذبح کرتا ہوں، تو دیکھ! تیری کیا رائے ہے؟" اسماعیل نے کہا "اے ابا جی! آپ وہ کر گزریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے" ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو ساتھ لیا اور ایک چھری بھی لی اور جب ابراہیمؑ "منیٰ" پہنچے، اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اسماعیلؑ زمین پر پہلو کے بل لیٹ گئے، ابراہیمؑ نے ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اسماعیلؑ کے گلے پہ چھری رکھ دی۔ لیکن اللہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا اس کا دوست وہ کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا جاتا ہے، اور کیا وہ بیٹے سے زیادہ پیار کرتا ہے یا اللہ سے؟ ابراہیمؑ امتحان میں کامیاب ہوئے، اللہ نے جبریل کو جنت سے ایک مینڈھا دے کر بھیجا اور کہا کہ اسے ذبح کریں اور اسماعیلؑ کو ذبح نہ کریں اور اللہ کو ابراہیمؑ کا عمل پسند آگیا، پس مسلمانوں کو "عید الاضحیٰ" میں ذبح کا حکم دیا۔ اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیمؑ پر اللہ کا درود و سلام ہو اسماعیلؑ پر۔

۱۵ - کعبہ

ابراہیمؑ گئے اور اس کے بعد واپس آئے۔ انھوں نے اللہ کے لیے ایک گھر بنانے کا ارادہ کیا، گھر بہت تھے مگر اللہ کے لیے گھر نہ تھا جس میں وہ اللہ کی عبادت کریں۔ اسماعیلؑ نے بھی ارادہ کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اللہ کے لیے گھر بنائیں۔ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ پہاڑ سے پتھر لائے۔ ابراہیمؑ اپنے ہاتھ سے کعبہ بناتے تھے اور اسماعیلؑ بھی اپنے ہاتھ سے کعبہ بناتے تھے۔ ابراہیمؑ اللہ کا ذکر اور دعا کرتے تھے اور اسماعیلؑ بھی اللہ کا ذکر اور دعا کرتے تھے "اے ہمارے رب! ہم سے قبول کر، بیشک تو بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔"
اللہ نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعا قبول کی، اور کعبہ میں برکت دی، ہم ہر نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں اور مسلمان حج کے دنوں میں کعبہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ نے کعبہ میں برکت دی اور ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعا قبول کی۔ اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیمؑ پر۔ اللہ کا درود و سلام ہو اسماعیلؑ پر۔ اللہ کا درود و سلام ہو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر۔

۱۶ - بیت المقدس

ابراہیمؑ کی ایک دوسری بیوی تھیں، ان کا نام "سارہ" تھا اور ابراہیمؑ کے سارہ سے ایک دوسرے فرزند تھے ان کا نام اسحاقؑ تھا، ابراہیمؑ نے

"شام" میں سکونت اختیار کی، اور اسحاقؑ نے بھی شام میں اللہ کے لیے ایک گھر بنایا جیسا ان کے والد اور بھائی نے مکہ میں ایک گھر بنایا تھا اور یہ مسجد جو اسحاقؑ نے شام میں بنائی وہ "بیت المقدس" ہے اور وہ مسجد اقصٰے ہے جس کے اردگرد کو اللہ نے برکت دی اور اللہ نے اسحاقؑ کی اولاد میں برکت دی جیسے اسماعیل کی اولاد میں برکت دی اور ان میں بہت سے نبی اور بادشاہ ہوئے اور اسحاقؑ کے ایک فرزند یعقوبؑ تھے اور وہ نبی تھے اور یعقوبؑ کے بارہ ۱۲ بیٹے تھے ان میں یوسفؑ بن یعقوب ہیں اور یوسفؑ کا قرآن میں عجیب قِصّہ ہے اور وہ یہ ہے۔

سَب سے اچھا قِصّہ

۱- عجیب خواب

یوسفؑ چھوٹے لڑکے تھے، ان کے گیارہ بھائی تھے اور یوسفؑ بہت خوبصورت لڑکے تھے اور یوسفؑ بہت ذہین لڑکے تھے اور ان کے والد یعقوبؑ دوسرے بھائیوں کی نسبت اُن سے زیادہ پیار کرتے تھے۔

ایک رات یوسفؑ نے عجیب خواب دیکھا، گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ سب ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ننھے یوسفؑ بہت حیران ہوئے۔ اور اس خواب کو نہ سمجھے کہ کس طرح ستارے، سورج اور چاند ایک آدمی کو سجدہ کرتے ہیں؟ ننھے یوسف اپنے باپ۔ یعقوبؑ کے پاس گئے اور انھیں یہ عجیب

خواب کہہ سنایا۔

"کہا اے ابا جی! بیشک میں نے گیارہ ستارے، سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ میرے لیے سجدہ کرنے والے ہیں" اور یعقوب نبی تھے، وہ اس خواب سے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یوسفؑ! اللہ تمھیں برکت دے، تیری بڑی شان ہوگی یہ خواب علم اور نبوّت کی خوشخبری ہے اور اللہ نے انعام کیا تمھارے دادا اسحاقؑ پر اور اللہ نے انعام کیا تمھارے پردادا ابراہیمؑ پر اور یقیناً وہ تم پر انعام کرے گا اور آلِ یعقوبؑ پر بھی انعام کرے گا اور یعقوبؑ بڑے بزرگ تھے اور لوگوں کی طبیعتوں سے خوب واقف تھے اور وہ جانتے تھے کہ شیطان کیسے غالب آجاتا ہے اور شیطان انسان کے ساتھ کیسے کھیلتا ہے، پس فرمایا اے میرے بیٹے! اپنے بھائیوں میں سے یہ خواب کسی کو نہ بتانا، وہ بلاشبہ تم سے حسد کریں گے اور تمھارے دشمن بن جائیں گے۔

۲ - بھائیوں کا حسد

اور یوسف کے اپنی والدہ سے ایک دوسرے بھائی تھے، ان کا نام "بنیامین" تھا اور یعقوبؑ ان دونوں کو بہت چاہتے تھے اور ان دونوں جیسا کسی اور کو نہ چاہتے تھے اور بھائی یوسفؑ اور بنیامین سے حسد کرتے اور خفا ہوتے اور کہتے کہ ہمارے ابّا یوسفؑ اور بنیامین کو زیادہ کیوں چاہتے ہیں؟ اور ہمارے ابّو یوسفؑ اور بنیامین کو کیوں چاہتے ہیں۔ جبکہ وہ دونوں چھوٹے اور کمزور ہیں ہم سے یوسف اور بنیامین جیسا پیار کیوں نہیں کرتے جبکہ ہم طاقتور جوان ہیں یہ عجیب بات ہے اور یوسفؑ چھوٹے لڑکے تھے،

انھوں نے خواب بھائیوں کو کہہ سنایا اور جب بھائیوں نے خواب سنا تو بہت خفا ہوئے اور ان کا حسد اور زیادہ ہو گیا۔

اور بھائی ایک دن مل بیٹھے اور انھوں نے کہا کہ یوسف کو قتل کر دو، یا اُسے کہیں دور کی زمین میں پھینک دو، اس وقت تمھارے والد کی محبت خالص تمھارے لیے ہو گی اور ۔ ان میں سے ایک نے کہا: نہیں بلکہ انھیں راستہ کے کسی کنویں میں پھینک دو، کوئی مسافر لے جائے گا اور سب بھائی اس پر متفق ہو گئے۔

۳۔ یعقوبؑ کے پاس

اور جب انھوں نے اس رائے پر اتفاق کر لیا تو یعقوبؑ کے پاس آئے اور یعقوبؑ کو یوسف کی بہت فکر رہتی تھی اور جانتے تھے کہ بھائی اس سے حسد کرتے ہیں اور پیار نہیں کرتے اور یعقوبؑ یوسف کو بھائیوں کے ساتھ نہیں بھیجا کرتے تھے اور یوسفؑ اپنے بھائی کے ساتھ کھیلا کرتے اور دور نہیں جاتے تھے اور بھائی اس بات کو جانتے تھے لیکن انھوں نے برائی کا عزم کر لیا، انھوں نے کہا اے ابّا جی! آپ ہمارے ساتھ یوسف کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ کس بات سے ڈرتے ہیں؟ وہ ہمارے پیارے اور چھوٹے بھائی ہیں اور ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں اور بھائی ہمیشہ اکٹھے کھیلتے ہیں ہم بھی کیوں نہ جائیں اور اکٹھے کھیلیں؟ کل آپ اسے ہمارے ساتھ جنگل کو بھیج دیں کہ ذرا وہ کھائیں اور کھیلیں اور بیشک ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے،" اور یعقوبؑ بڑے بزرگ تھے۔

اور یعقوبؑ بہت عقلمند اور بردبار تھے، یعقوبؑ یوسف کو اپنے سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے اور انھیں یوسف کی بہت فکر رہتی تھی، انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا " میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو"۔ انھوں نے کہا "کبھی نہیں" اُسے ہماری موجودگی میں بھیڑیا کیسے کھا سکتا ہے؟ اور اُسے کیسے کھا سکتا ہے جب کہ ہم طاقتور جوان ہیں؟ یعقوبؑ نے یوسف کو اجازت دے دی۔

۴۔ جنگل کی طرف

جب یعقوبؑ نے یوسف کو اجازت دی تو بھائی بہت خوش ہوئے اور جنگل کی طرف چل پڑے اور یوسف کو جنگل کے کنویں میں پھینک دیا اور ننھے یوسف پر رحم کیا نہ یعقوب بزرگ پر۔

یوسف چھوٹے لڑکے تھے، ان کا دل بھی چھوٹا تھا، کنواں گہرا تھا کنواں تاریک تھا، اور یوسف تنہا تھے لیکن اللہ نے یوسف کو بشارت دی اور ان سے کہا " نہ غم کھاؤ اور نہ ڈرو، بیشک اللہ تمھارے ساتھ ہے اور تمھاری بڑی شان ہوگی، بھائی تمھارے پاس آئیں گے اور تم انھیں ان کے کیے کی خبر دو گے۔

اور جب وہ (بھائی) اپنے کام سے فارغ ہوئے اور یوسف کو کنویں میں پھینک دیا، تو اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے " ہم اپنے والد سے کیا کہیں گے؟" کسی نے کہا کہ " ہمارے والد کہتے تھے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اُسے بھیڑیا کھا جائے، ہم ان سے کہیں گے، ابا جی! آپ نے

سچ کہا، اسے بھیڑیا کھا گیا ہے'' بھائیوں نے اس پر صاد کہا، کہنے لگے ہم اپنے والد سے کہیں گے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔ ایک نے کہا " لیکن اس کی نشانی کیا ہو؟" انھوں نے کہا " اس کی نشانی خون ہے" بھائیوں نے ایک مینڈھا لیا اور اسے ذبح کر دیا، اور یوسف کی قمیض لی اور اسے رنگ دیا۔ بھائی بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اب ہمارے والد ہماری تصدیق کریں گے۔

۵۔ یعقوبؑ کے سامنے

اور عشاء کے وقت والد کے پاس روتے ہوئے آئے، کہنے لگے اے اباجی! ہم آگے نکل گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس پیچھے چھوڑا، اُسے بھیڑیا کھا گیا اور اس کی قمیض کے ساتھ جھوٹا خون لگا کر لے آئے اور کہنے لگے کہ یہ یوسف کا خون ہے اور ان کے والد یعقوب نبی تھے اور بڑے بزرگ تھے اور اپنی اولاد سے زیادہ عقلمند تھے اور یعقوبؑ جانتے تھے جب بھیڑیا انسان کو کھاتا ہے تو اسے زخمی کرتا ہے اور اس کی قمیض کو پھاڑ دیتا ہے اور یوسف کی قمیض صحیح وسالم تھی اور خون میں رنگی ہوئی تھی۔ یعقوبؑ پہچان گئے کہ یہ جھوٹا خون ہے اور بھیڑیئے کا قصہ من گھڑت ہے۔ انھوں نے اپنی اولاد سے کہا " بلکہ یہ تو من گھڑت قصہ ہے، اچھے صبر کے سوا اور کیا چارہ ہے'' اور یعقوبؑ یوسف پر بہت ہی غمگین ہوئے۔ لیکن انھوں نے نہایت اچھا صبر کیا۔

۶ - یوسف کنویں میں

بھائی گھر کی طرف لوٹے، اور یوسف کو کنویں میں چھوڑ دیا، بھائیوں نے کھانا کھایا اور بستر پر سو گئے اور یوسف کنویں میں، نہ بستر اور نہ کھانا اور بھائی یوسف کو بھول گئے اور سو گئے - یوسف نہ سوئے اور نہ کسی کو بھولے اور یعقوب یوسف کو برابر یاد کرتے رہے اور یوسف یعقوبؑ کو یاد کرتے رہے اور یوسف کنویں میں تھے اور کنواں گہرا تھا اور کنواں جنگل میں تھا اور جنگل ڈراؤنا تھا اور پھر یہ رات میں، اور رات بھی تاریک اور اندھیری -

۷ - کنویں سے محل تک

اس جنگل میں ایک جماعت سفر کر رہی تھی، انھیں راستہ میں پیاس لگی اور کنویں کی تلاش میں لگ گئے، انھوں نے ایک کنواں دیکھا، انھوں نے اس کی طرف ایک آدمی بھیجا تاکہ اُن کے لیے پانی لے آئے، آدمی کنویں کے پاس آیا اور ڈول پھینکا اور ڈول کھینچا، مگر ڈول بھاری تھا - اُسے نکالا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک لڑکا ہے، آدمی گھبرا گیا اور پکار اُٹھا "اے خوشخبری! یہ لڑکا ہے"، لوگ بہت خوش ہوئے اور اسے چھپا دیا، مصر پہنچے اور بازار میں کھڑے ہو گئے اور آواز دینے لگے اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ عزیز نے چند

کوڑیوں کے مول یوسف کو خرید لیا، تاجروں نے اسے فروخت کر دیا اور یوسف کو پہچان نہ سکے، عزیز انھیں اپنے محل میں لے گیا اور بیوی سے کہا "یوسف کو عزت سے رکھنا یہ بہت ہی پیارا بچہ ہے"۔

۸ - وفا اور امانت

عزیز کی بیوی نے یوسف کو پھسلانے کی کوشش کی، لیکن یوسف نے صاف انکار کر دیا اور کہا "ہرگز نہیں"، میں اپنے آقا کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور نہ کروں گا، انھوں نے میرے ساتھ احسان کیا اور مجھے عزت دی، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور عزیز کی بیوی طیش میں آگئی اور اُس نے اپنے خاوند سے شکایت کی اور عزیز نے جان لیا کہ عورت جھوٹی ہے اور یوسف امین ہیں۔ عزیز نے اپنی بیوی سے کہا "بیشک تو ہی خطاکار تھی" اور مصر میں یوسف کے جمال کا چرچا ہوا، جب انھیں کوئی دیکھتا تو پکار اُٹھتا "یہ آدمی نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے"، عورت غصے میں آگئی اور یوسف سے کہا "تب تم جیل جاؤ گے"، یوسف نے کہا "جیل مجھے زیادہ پسند ہے" اور چند دنوں کے بعد عزیز نے یوسف کو جیل بھیج دیا، اور عزیز جانتا تھا کہ یوسف کا کوئی قصور نہیں اور یوسف جیل چلے گئے۔

۹ - جیل کی نصیحت

اور یوسف جیل میں داخل ہوئے اور سب جیل والوں نے جان لیا کہ یوسف بہت ہی شریف جوان ہیں اور یوسف بہت بڑے عالم ہیں، اور یوسف کے

سینے میں نہایت رحم والا دل ہے، جیل والوں نے یوسف کو بہت پسند آیا۔ اور ان کا احترام کیا اور یوسف سے لوگ خوش ہوئے اور ان کی تعظیم کی، ان کے ساتھ جیل میں دو آدمی داخل ہوئے اور ان دونوں نے یوسف کو اپنے اپنے خواب بتائے، ان میں سے ایک نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ میں شراب کشید کرتا ہوں اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ میں سر پہ روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس سے کھاتے ہیں اور ان دونوں نے یوسف سے اس کی تعبیر پوچھی اور یوسف خوابوں کی تعبیر کے عالم تھے اور یوسف اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے لوگ ان کے زمانے میں "غیر اللہ" کی عبادت کرتے تھے اور انھوں نے اپنی طرف سے بہت سے رب بنا (وضع کر) رکھے تھے اور کہتے کہ یہ خشکی کا رب ہے، یہ پانی اور سمندر کا رب ہے یہ رزق کا رب ہے اور یہ بارش کا رب ہے۔ یوسف یہ سب کچھ دیکھتے اور ہنستے اور یوسف یہ سب کچھ جانتے اور روتے یوسف انھیں اللہ کی طرف بلانا چاہتے تھے اور اللہ نے چاہا کہ یہ جیل میں ہو، کیا جیل والے موعظت و نصیحت کے مستحق نہیں؟ کیا جیل والے رحم و مہربانی کے مستحق نہیں؟ کیا جیل والے اللہ کے بندے نہیں؟ کیا جیل والے آدمی نہیں؟

یوسف جیل میں تھے مگر آزاد اور جرأت والے تھے، یوسف مالدار نہیں تھے لیکن سخی تھے، بیشک نبی ہر جگہ حق کا بول بالا کرتے ہیں، بیشک نبی ہر زمانہ میں بھلائی کی سخاوت کرتے ہیں۔

۱۰- یوسفؑ کی دانائی

یوسف نے اپنے جی میں کہا "بیشک ضرورت ان دو آدمیوں کو میرے

پاس کھینچ لائی ہے اور ضرورت مند نرم اور جھکا ہوا ہوتا ہے۔ ضرورت مند اطاعت کرتا اور سنتا ہے اگر میں ان دونوں سے کچھ کہوں تو وہ ضرور سنیں گے اور جیل والے بھی، لیکن یوسف نے جلدی نہیں کی، بلکہ ان سے کہا، میں تمہیں تمہارا کھانا آنے سے پیشتر تمہارے خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔" وہ دونوں اطمینان سے بیٹھ گئے پھر ان سے یوسف نے کہا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا عالم ہوں " یہ ان میں سے ہے جن کی میرے رب نے مجھے تعلیم دی"۔ وہ دونوں خوشی سے مطمئن ہو گئے۔ یہاں یوسف کو موقع ہاتھ لگا اور اپنی نصیحت کا آغاز کیا۔

۱۱۔ توحید کی نصیحت و وعظ

یوسف نے کہا کہ یہ ان میں سے ہے جن کی میرے رب نے مجھے تعلیم دی لیکن اللہ اپنا علم ہر ایک کو نہیں دیتا، اللہ اپنا علم مشرک کو نہیں دیتا، کیا تم جانتے ہو کہ مجھے میرے رب نے کیوں علم دیا؟ اس لیے کہ میں نے شرک والوں کا طریق ترک کر دیا ہے" اور میں نے پیروی کی اپنے آباء ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کی " ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک کریں"۔

یوسف نے کہا " اور یہ توحید صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ وہ پوری انسانیت کے لیے ہے، " یہ ہم پر اللہ کا فضل ہے اور لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے"۔ یہاں یوسف ذرا سے رکے اور ان سے پوچھا۔ تم کہتے ہو کہ بڑی رب (خشکی کا)، بحری رب، رزق کا رب اور بارش کا رب، اور ہم کہتے ہیں اللہ جہانوں کا رب ہے " کیا بہت سے رب بہتر ہیں یا اللہ جو ایک ہے اور زبردست"، خشکی، تری، رزق اور بارش کا رب کہاں ہے؟ " مجھے دکھاؤ"

انھوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کا کوئی حصہ آسمانوں میں ہے ؟ زمین آسمان اور انسان کی طرف دیکھو یہ اللہ کی مخلوق ہے پس مجھے دکھاؤ کیا پیدا کیا ہے ان لوگوں نے جو اللہ کے سوا ہیں ؟ اور کس طرح خشکی، تری، رزق اور بارش کا رب ہے ؟ "یہ سب نام ہیں جو تم اور تمھارے آباء نے رکھ لیے" حکم بادشاہی، اور زمین اللہ کے لیے ہیں، "اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

۱۲- خواب کی تعبیر

اور جب یوسف اپنے وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے تو ان دونوں کو خواب کی تعبیر بتائی۔ کہا "تم میں سے ایک اپنے آقا کا ساقی ہوگا اور دوسرے کو سولی دی جائے گی اور پرندے اس کے سر کو کھائیں گے"۔ اور پہلے سے کہا "اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا"۔ اور دونوں آدمی نکلے پہلا بادشاہ کا ساقی ہو گیا اور دوسرے کو پھانسی دے دی گئی اور ساقی بادشاہ کے ہاں یوسف کا ذکر بھول گیا اور یوسف کئی سال جیل میں رہے۔

۱۳- بادشاہ کا خواب

اور مصر کے بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا، اس نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں اور یہ سات گائیں سات کمزور گائیں کھا جاتی ہیں اور بادشاہ نے سات سبز بالیں اور سات خشک بالیں دیکھیں، بادشاہ کو اس

عجیب وغریب خواب سے حیرت ہوئی اور اپنے ساتھیوں سے اس کی تعبیر پوچھی۔ انھوں نے کہا یہ (کوئی چیز) کچھ نہیں سونے والا بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، لیکن ساقی نے کہا" نہیں میں تمھیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا۔ ساقی جیل گیا اور اس نے یوسف سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی۔ یوسف بہت ہی فیاض، سخی اللہ کی مخلوق پر مہربان اور شفیق تھے اسے تعبیر بتادی۔ یوسف سخی اورکریم تھے، وہ بخل سے آشنا نہ تھے یوسف نے خواب کی تعبیر بھی بتائی اور تدبیر کی رہنمائی بھی کی، کہا تم سات سال تک زراعت کروگے اور چھوڑ دو جو تم کاٹو فصل سے، مگر بہت کم جو تم کھ ڈاور اس کے بعد عام قحط ہوگا، اس میں تم نے جو جمع کیا وہ کھاؤ گے تھوڑا تھوڑا اور یہ قحط سات سال تک طول کھینچے گا اس کے بعد مدد آئے گی اور لوگ سیراب ہوں گے ساقی نے جاکر بادشاہ کو اس کے خواب کی تعبیر بتائی۔

۱۴۔ بادشاہ یوسف کو بلا بھیجتا ہے

اور جب بادشاہ نے یہ تعبیر اور تدبیر سُنی تو بہت خوش ہوا اور کہا" یہ تعبیر کس نے بتائی؟ اور بادشاہ نے کہا" یہ شریف آدمی کون ہے جس نے ہمیں نصیحت کی اور تدبیر بتائی؟ ساقی نے کہا" یہ سچے یوسف ہیں اور یہ وہی ہیں جنھوں نے مجھے تعبیر بتائی تھی کہ میں اپنے آقا بادشاہ کا ساقی ہوں گا۔ بادشاہ یوسف کی ملاقات کا مشتاق ہوا اور یوسف کو بلا بھیجا اور بادشاہ نے کہا۔ "اسے میرے پاس لے آؤ، میں اُسے خالص اپنے لیے رکھوں گا۔"

۱۵- یوسف تفتیش چاہتے ہیں

جب پیغامبر یوسف کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ بادشاہ آپ کو یاد کرتا ہے یوسف جیل سے اس طرح نکلنے پر رضامند نہ ہوئے۔ لوگ کہیں یہ یوسف ہے، یہ کل جیل میں تھا، اس نے عزیز سے خیانت کی تھی۔ یوسف بڑے ہی خوددار تھے یوسف بڑے عقلمند اور ذہین تھے اگر یوسف کی جگہ کوئی اور جیل میں ہوتا اور اس کے پاس بادشاہ کا ایلچی آتا اور اس سے بادشاہ کا ایلچی کہتا کہ بادشاہ آپ کو بلاتا ہے اور آپ کی انتظار میں ہے۔ یہ شخص تیزی سے جیل کے دروازے پر پہنچتا اور چلا جاتا، لیکن یوسف نے تیزی نہ کی (اور نہ کوئی جلدی کی، بلکہ بادشاہ کے ایلچی سے کہا "میں تفتیش چاہتا ہوں، میں اپنے بارے میں اور اپنے مسئلہ میں تحقیق چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے یوسف کے بارے میں پوچھا، بادشاہ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یوسف بے قصور ہیں۔ یوسف جیل سے بری ہو کر نکلے۔ اور بادشاہ نے ان کا اکرام کیا۔

۱۶- زمین کے خزانوں پر

یوسف اچھی طرح جانتے تھے کہ امانت تھوڑے لوگوں میں ہے اور وہ جانتے تھے کہ خیانت لوگوں میں بہت ہے اور یوسف دیکھتے تھے کہ لوگ اللہ کے مال میں خیانت کرتے ہیں اور وہ دیکھتے تھے کہ زمین میں

بہت سے خزانے ہیں لیکن ضائع ہوتے ہیں وہ اس لیے ضائع ہوتے ہیں کہ حکام ان کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے، ان کے کتنے کھاتے ہیں لیکن لوگوں کو کھانے کو نہیں ملتا اور ان کے گھروں کو لباس پہنا دیا جاتا ہے اور لوگوں کو پہننے کی کوئی چیز نہیں ملتی اور لوگوں کو زمین کے خزانوں سے وہی شخص فائدہ پہنچا سکتا ہے جو حفاظت کرنے والا عالم ہو اور جو حفاظت کرنے والا ہو مگر عالم نہ ہو تو وہ نہیں جانے گا کہ زمین کے خزانے ہیں کہاں؟ اور ان سے کیسے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور جو علم رکھنے والا تو ہو مگر حفاظت کرنے والا نہ ہو وہ اس میں سے کھائے گا اور خیانت کرے گا اور یوسف حفاظت کرنے والے علم رکھنے والے تھے اور یوسف حکام کو لوگوں کا مال کھانے کے لیے چھوڑ نہیں سکتے تھے اور یوسف لوگوں کو بھوکا اور مرتا نہیں دیکھ سکتے تھے اور یوسف حق کے معاملہ میں شرماتے نہیں تھے انھوں نے بادشاہ سے کہا "مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیں۔ بیشک میں بہت ہی حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں"۔ اس طرح یوسف مصر کے خزانوں کے امین ہوئے اور لوگوں کو آرام ملا اور انھوں نے خدا کا شکر کیا۔

۱۷۔ یوسف کے بھائی آتے ہیں

مصر اور شام میں یوسف کی اطلاع کے مطابق قحط ہوا، اہلِ شام اور یعقوب نے سُنا کہ مصر میں ایک بہت ہی رحم والا آدمی ہے اور مصر میں ایک بہت ہی فیاض اور سخی ہے اور وہ زمین کے خزانوں پر ہے۔ لوگ

ان کے ہاں جاتے تھے اور غلہ حاصل کرتے تھے اور یعقوب نے مال دے کر اپنے بیٹوں کو مصر بھیجا تاکہ غلہ لائیں اور بنیامین اپنے والد کے پاس ہی رہے۔ اس لیے کہ یعقوب ان سے بہت پیار کرتے تھے اور اسے اپنے سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے اور یعقوب یوسف کی طرح ان کے بارے میں بھی ڈرتے تھے۔ یوسف کے بھائیوں نے یوسف کی طرف رخ کیا اور انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ان کا بھائی یوسف ہے اور انھیں پتہ نہیں تھا کہ وہ وہی یوسف ہے جو کنویں میں تھا اور وہ گمان کرتے تھے کہ وہ مر چکا ہے اور کیسے نہ مرتا کہ وہ کنویں میں تھا، وہ کنویں میں اور کنواں گہرا تھا اور کنواں جنگل میں تھا اور جنگل ڈراؤنا تھا اور پھر یہ رات میں اور رات بھی تاریک تھی۔

اور یوسف کے بھائی آئے اور اس پر داخل ہوئے، یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ اسے نہ پہچان سکے،، وہ منکر اس لیے تھے کہ یوسف کو پہچان نہ کر سکے لیکن یوسف نے ان کا انکار نہیں کیا بلکہ انھیں پہچان لیا یوسف نے پہچان لیا کہ یہی وہ سب لوگ ہیں۔ جنھوں نے اسے کنویں میں ڈالا تھا اور یہی وہ لوگ ہیں جو اُسے قتل کر دینا چاہتے تھے مگر اللہ نے اسے بچا لیا۔ لیکن یوسف نے ان سے کچھ نہ کہا اور نہ انھیں رسوا کیا۔

۱۸ - یوسفؑ اور اس کے بھائیوں میں

یوسف نے ان سے بات چیت کی اور ان سے کہا "آپ کہاں سے ہیں؟" انھوں نے کہا "کنعان سے،، پوچھا "تمھارے والد کون ہیں؟" انھوں نے کہا "یعقوب جو بیٹے ہیں اسحاق کے اور وہ ابراہیم کے ان سب پر درود و سلام ہو"

پوچھا "کیا تمھارا کوئی دوسرا بھائی بھی ہے ؟" انھوں نے کہا "ہاں! ہے اس کا نام بنیامین ہے"، پوچھا " وہ تمھارے ساتھ کیوں نہیں آیا ؟" انھوں نے جواب دیا "کہ ہمارے والد اُسے نہیں چھوڑتے اور نہ اُسے اپنے سے دور کرنا چاہتے ہیں"، پوچھا " وہ اُسے کیوں نہیں چھوڑتے، کیا وہ بہت ہی چھوٹا ہے ؟" انھوں نے جواب دیا "نہیں! لیکن اس کا ایک بھائی یوسف تھا ایک بار ہمارے ساتھ گیا اور ہم آگے نکل گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اور اُسے بھیڑیا کھا گیا"، یوسف اپنے جی میں ہنسے لیکن کچھ نہ کہا اور یوسف اپنے بھائی بنیامین کے مشتاق ہوئے۔

اور اللہ نے یعقوب کا ایک بار اور امتحان لینا چاہا۔ یوسف نے ان کے لیے غلہ کا حکم دے دیا اور ان سے کہا " والد کی طرف سے اپنے بھائی کو میرے پاس لانا، اگر اُسے نہیں لاؤ گے تو غلہ نہیں ملے گا اور یوسف نے ان کے مال کی واپسی کا حکم دیا وہ ان کے سامان میں رکھ دیا گیا۔

۱۹۔ یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں میں

بیٹے والد کے پاس واپس آئے اور انھیں ساری بات بتائی اور ان سے کہا "ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجیے ورنہ ہمیں عزیز کی طرف سے کچھ نہیں ملے گا" انھوں نے یعقوب سے بنیامین طلب کیا اور کہا " بیشک ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ یعقوب نے کہا " کیا تمھارا ایسا اعتبار کروں جیسا اس کے بھائی پر اس سے پہلے کیا تھا ؟" کیا تم یوسف کا قصہ بھول گئے ؟ کیا تم بنیامین کی ایسی ہی حفاظت کرو گے جیسے یوسف کی کی تھی ؟

اللہ ہی بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

انھوں نے اپنے سامان میں اپنا مال پایا تو والد سے کہنے لگے "بیشک عزیز بہت ہی کریم آدمی ہے۔ اس نے ہمارا مال واپس کر دیا اور ہم سے کوئی قیمت نہ لی ہمارے ساتھ بنیامین کو بھیج دیں تاکہ ہم اس کا حصہ بھی لے سکیں۔

یعقوب نے ان سے کہا کہ میں اُسے ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم پختہ وعدہ نہ کرو کہ تم ضرور اُسے واپس لے کر نہ آؤ اِلّا یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ" انھوں نے اللہ کا وعدہ دیا اور یعقوب نے کہا "اللہ ہمارے قول کا وکیل ہے،" اور یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا "اے بیٹو ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا"

۲۰ - بنیامین یوسف کے پاس

والد کے حکم کے مطابق بھائی مختلف دروازوں سے داخل ہوئے اور یوسف کے ہاں پہنچے اور جب یوسف نے بنیامین کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے گھر میں ٹھہرا لیا اور یوسف نے بنیامین سے کہا بے شک میں تمہارا بھائی ہوں،" اور بنیامین کو اطمینان ہو گیا اور یوسف بنیامین کو ایک مدتِ دراز کے بعد ملے تھے، پس انھوں نے اپنی والدہ، والد، اپنے گھر اور بچپنے کو یاد کیا اور یوسف نے چاہا کہ بنیامین ان کے ہاں ٹھہرے رہیں تاکہ ہر روز انھیں دیکھ سکیں ان سے بات کر سکیں اور اپنے گھر کے بارے میں پوچھ سکیں مگر اس کی سبیل کیا ہو، بھائیوں نے تو اپنے وعدہ میں اللہ کو گواہ بنایا تھا کہ اسے اپنے ساتھ واپس

لائیں گے!! اور یوسف کے لیے بنیامین کو بغیر کسی وجہ کے اپنے ہاں روکنے کا امکان کیسے ہوتا ؟ اور لوگ کہتے کہ عزیز نے اپنے ہاں ایک کنعانی کو بغیر کسی وجہ کے روک رکھا ہے، یہ تو بہت بڑا ظلم ہے، لیکن یوسف ذہین اور عقلمند تھے۔ یوسف کے پاس ایک قیمتی برتن تھا جس میں وہ پیتے تھے انھوں نے یہ برتن بنیامین کے سامان میں رکھ دیا اور پکارنے والے نے پکارا بیشک تم چور ہو بھائی ڈر گئے اور انھوں نے کہا تمھارا کیا گم ہو گیا ہے ؟ انھوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کا برتن گم کر بیٹھے ہیں۔

انھوں نے کہا "بخدا تمھیں معلوم ہے کہ ہم فساد کے لیے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں" انھوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو پھر تمھاری کیا سزا ہے ؟" انھوں نے کہا جس کے اسباب میں وہ پایا جائے پس وہی اس کا بدلہ ہے، ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں" اور بنیامین کے سامان سے برتن نکل آیا بھائی شرمندہ ہو گئے لیکن انھوں نے بغیر کسی شرمندگی کے کہا "اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے قبل اس کے بھائی (یوسف) نے بھی چوری کی تھی" یوسف نے یہ بہتان سنا تو چپ رہے اور غصہ میں نہ آئے اور یوسف بہت ہی کریم اور حوصلے والے تھے۔ انھوں (یوسف کے بھائیوں) نے کہا "اے عزیز! بے شک اس کا بوڑھا باپ ہے، پس ہم میں سے کسی کو اس کی جگہ پکڑ لیں ہم آپ کو محسنوں میں سے دیکھتے ہیں"۔

"کہا (یوسف نے) اللہ کی پناہ ہم تو صرف اسی کو پکڑیں گے جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے، بلیشک ہم اس وقت ظالم ہوں گے"۔

اس طرح بنیامین یوسف کے پاس ٹھہر گئے اور دونوں بھائی بہت خوش ہوئے۔ یوسف ایک زمانہ سے تنہا تھے، انھوں نے اپنے خاندان میں سے

کسی کو نہیں دیکھا تھا اور اللہ ان کے پاس بنیامین کو لے آیا، پس کیوں نہ اُسے روک رکھتے اپنے ہاں، اسے دیکھتے اور گفتگو کرتے اور کیا یہ ظلم ہے کہ بھائی بھائی کے ہاں ٹھہرے، کبھی نہیں، کبھی نہیں!

۲۱ - یعقوب کی طرف

بھائی حیران ہوئے کہ وہ کس طرح واپس جائیں گے اپنے والد کے پاس اور بھائیوں نے سوچا کہ وہ کیا کہیں اپنے والد کو؟ انھوں نے تکلیف دی ہے. انھیں کل یوسف کے بارے میں، اور کیا آج وہ انھیں تکلیف دیں بنیامین کے بارے میں، بڑے نے تو یعقوبؑ کے پاس جانے سے انکار کردیا اور بھائیوں سے کہا "اپنے والد کے پاس لوٹ جاؤ اور کہو اے اباجی! آپ کے لڑکے نے چوری کی ہے اور ہم غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے اور اس کا ہمیں کیا پتہ تھا"

اور جب یعقوب نے یہ قصہ سنا تو جان لیا کہ بیشک اس میں اللہ کا ہاتھ ہے اور بیشک اللہ ان کا امتحان لینے والے ہیں۔ کل یوسف کی بابت انھیں تکلیف پہنچی اور آج بنیامین کے متعلق تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر دو مصیبتیں اکٹھی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دو بیٹوں کی بابت انھیں تکلیف نہیں دے گا، اللہ انھیں دو بیٹوں یوسف اور بنیامین جیسی تکلیف نہیں دے گا، بیشک اس میں اللہ کا مخفی ہاتھ ہے، بیشک اس میں اللہ کی مخفی حکمت ہے۔ یقیناً اللہ ہمیشہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے پھر انھیں خوش کرتا ہے اور ان پر انعام کرتا ہے۔ پھر بڑا بیٹا بھی مصر میں ٹھہر گیا، اس نے کنعان واپس جانے سے انکار کردیا تھا، گیا انھیں تیسرے کے بارے میں بھی

تکلیف دی جائے گی۔ جب کہ اس سے پہلے دو کے بارے میں تکلیف دی گئی یہ کبھی نہیں ہوگا، یہاں یعقوب مطمئن ہوگئے اور کہا " قریب ہے کہ اللہ ان سب کو لائے بے شک وہ بہت ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے "

۲۲ - راز ظاہر ہوتا ہے

لیکن یعقوب انسان تھے، ان کے سینہ میں ایک انسان کا دل تھا نہ کہ پتھر کا ایک ٹکڑا، انھوں نے یوسف کو یاد کیا اور غم تازہ ہوگیا اور کہا " اے افسوس یوسف پر " اور ان کے بیٹوں نے انھیں ملامت کیا اور کہا کہ آپ ہمیشہ مرتے دم تک یوسف کو یاد کرتے رہیں گے " یعقوب نے کہا " میں اپنے افسوس اور غم کی شکایت تو بس اللہ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے خوب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے " یعقوب اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ مایوسی کفر ہے اور یعقوب کو اللہ کی ذات سے بہت بڑی امید تھی اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یوسف اور بنیامین کی تلاش وسعی کی غرض سے مصر بھیجا اور یعقوب نے انھیں روکا کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہوں۔

اور بھائی تیسری بار مصر چلے گئے۔ وہ یوسف کے گھر داخل ہوئے اور اپنی غربت اور مصیبت کی اس سے شکایت کی اور اس سے مزید سوال کیا۔ اس مقام پر یوسف میں غم اور محبت کے جذبات بھڑک اٹھے اور اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے، میرے باپ کے بیٹے، اور نبیوں کے بیٹے اپنی غربت اور مصیبت کی شکایت بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس کریں، میں ان سے کب تک اس امر کو مخفی رکھوں گا اور میں کب تک ان کا یہ حال دیکھتا رہوں گا اور کب

تک اپنے والد کو نہیں دیکھوں گا ؟ یوسف اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے اور ان سے پوچھا "کیا تم نے جانا کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب تم جاہل تھے"، اور بھائی جانتے تھے کہ اس راز کو ہمارے اور یوسف کے بغیر کوئی نہیں جانتا، انھوں نے جان لیا کہ وہ یوسف ہیں، سبحان اللہ! کیا یوسف زندہ ہیں ؟ کیا کنویں میں مرا نہیں، اے سلامتی والے! کیا یوسف ہی عزیزِ مصر ہے ؟ جو زمین کے خزانوں پر ہے ؟ اور وہی ہے جس نے ہمارے لیے غلہ کا آرڈر دیا ؟ ان کے پاس شک کے لیے کوئی گنجائش نہ رہی، کہ جو شخص ان سے مخاطب ہے وہ یوسف بن یعقوب ہے۔ انھوں نے پوچھا "کیا تو واقعی یوسف ہے؟" جواب دیا "ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، بیشک اللہ نے ہم پر اپنا احسان کیا، شان یہ ہے کہ جو ڈرے اور صبر کرے پس یقیناً اللہ نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا "بخدا اللہ نے تمھیں ہم پر ترجیح دی ہے اور ہم ہی خطاکار تھے" اور یوسف نے انھیں ان کے فعل پر کوئی ملامت نہ کی، بلکہ کہا "اللہ بخشے گا تمھیں اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۲۳۔ یوسف یعقوب کی طرف بھیجتے ہیں

اور یوسف یعقوب کی ملاقات کے مشتاق ہوئے، اور کیسے نہ ہوتے کہ جدائی بہت لمبی ہوگئی تھی اور اب کس وجہ سے صبر کریں جبکہ راز فاش ہو گیا اور انھیں کھانے پینے کا لطف کیسے آئے جبکہ ان کے والد کو کھانے پینے اور سونے کا لطف نہیں آرہا، راز کھل گیا، راز ظاہر ہو گیا اور اللہ نے یعقوب کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کا ارادہ کر لیا اور یعقوب زیادہ رونے اور غم کی وجہ سے نابینا ہو چکے تھے، سو

یوسف نے کہا: "میری یہ قمیص لے جاؤ اسے میرے والد کے منہ پہ ڈالنا وہ بینا ہو جائیں گے اور تم سب اپنے اہل و عیال سمیت میرے ہاں آجاؤ۔"

۴۲ - یعقوب یوسف کے پاس

اور جب آدمی یوسفؑ کی قمیص لے کر کنعان کی طرف روانہ ہوئے تو یعقوبؑ نے یوسفؑ کی خوشبو محسوس کی اور کہا "بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں۔" انھوں نے کہا "بخدا آپ پرانی بھول میں پڑے ہوئے ہیں"۔ لیکن یعقوب سچے تھے۔ "پس جب خوشخبری دینے والا آیا اور اس قمیص کو ان کے منہ پہ ڈالا تو وہ بینا ہو گئے (یعقوب نے) کہا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے زیادہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ انھوں نے کہا اے اباجی! ہمارے گناہوں کی بخشش مانگیے۔ بے شک ہم خطاکار تھے۔ کہا عنقریب میں اپنے رب سے تمھارے حق میں بخشش مانگوں گا بیشک وہ بہت ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے اور جب یعقوبؑ مصر پہنچے تو یوسف نے ان کا استقبال کیا، تم ان دونوں کی خوشی کے بارے میں نہ پوچھو۔ وہ دن مصر میں قابلِ دید تھا اور مبارک دن تھا اور بلند کیا یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب یوسف کو سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور یوسفؑ نے کہا "یہ میرے سابقہ خواب کی تعبیر ہے جسے میرے رب نے سچ کر دکھایا۔"

"میں نے دیکھا استارے، سورج اور چاند کو کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔"

اور یوسفؑ نے اللہ کی بہت اور پاک حمد کی اور یوسف نے اس پر بہت شکر کیا، یعقوبؑ اور ان کا خاندان مصر میں ایک طویل عرصہ تک رہا۔ یعقوبؑ اور ان

کی زوجہ کا انتقال مصر میں ہوا۔

۲۵- اچھا انجام

اور اس عظیم ملک و بادشاہی نے یوسف کو اللہ سے مشغول نہیں کیا اور نہ انھیں بدلا۔ اور یوسف اللہ کو یاد کرتے، اس کی عبادت کرتے اور اس سے ڈرتے تھے اور یوسف اللہ کے حکم کے مطابق حکومت کرتے اور اللہ کے حکم نافذ کرتے تھے اور یوسف بادشاہی کو بڑا نہیں سمجھتے تھے اور نہ اسے کوئی بڑی چیز شمار کرتے تھے اور یوسف ایک بادشاہ کی موت پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کا حشر بادشاہوں کے ساتھ ہو، بلکہ وہ ایک بندے اور غلام کی حیثیت سے مرنے کو پسند کرتے تھے کہ ان کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو اور یوسف کی دعا یہ تھی "اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہی دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے، مجھے مسلمان کی حالت میں موت دے اور مجھے نیکوں سے ملا دے"۔ (سورہ یوسف)

اور اللہ نے انھیں مسلمان کی حالت میں وفات دی اور انھیں ان کے آباء ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کے ساتھ ملا دیا۔ ان پر اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کا درود و سلام ہو۔

کیا یہی توحید ہے؟

لب پہ تو اللہ کی تعریف ہے تمجید ہے
اور عمل دیکھیں تو خود ایمان کی تردید ہے
کیا یہی توحید ہے

جن کو وردِ سورۂ اخلاص کی تاکید ہے
ان کو بھی کفار ہی سے خوف اور اُمید ہے
کیا یہی توحید ہے

خود ہوائے نفس کی ہے بے تکلف پیروی!
اور خدائے پاک کے احکام پر تنقید ہے
کیا یہی توحید ہے

جارہی ہے یک قلم تعلیمِ قرآں کے خلاف
آیتِ قرآں سے جس تقریر کی تمہید ہے
کیا یہی توحید ہے

مُشرکانہ رنگ میں ہوتا ہے اس کا اہتمام
خواہ وہ تقریبِ غم ہے خواہ جشنِ عید ہے
کیا یہی توحید ہے

تو ہے کوشاں دینِ حق کی سربلندی کے لئے
اور باطل قوتوں سے طالبِ تائید ہے
کیا یہی توحید ہے

زندہ مردانِ خدا سے بے نیازی کا سلوک
اور مُردوں سے تجھے اولاد کی اُمید ہے
کیا یہی توحید ہے

سجدہ قبروں پہ، نظر دنیا پہ، دل نذرِ بتاں
دین کی تنقیص میں اغیار کی تقلید ہے
کیا یہی توحید ہے

کعبۂ دل میں بسائے جارہے ہیں بُت نئے
جاہلیت کے پُرانے دَور کی تجدید ہے
کیا یہی توحید ہے

اب مُسلمان کو نہیں لَا تَقْنَطُوْا کا بھی یقیں
کُفر سے مرعُوب ہے اسلام سے نومید ہے
کیا یہی توحید ہے

وحدتِ ملت ہوئی ہے پارہ پارہ اے اسدؔ
انتشارِ فکر کی سو طرح سے تائید ہے
کیا یہی توحید ہے

اسدؔ مُلتانی

القادر پرنٹنگ پریس فون : ۷۷۲۳۷۴۸